فتنۂ گوہر شاہی

عبد مصطفی محمد صابر قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

فتنۂ گوہر شاہی

عبد مصطفی محمد صابر قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــام:

فتنہ گوہر شاہی

از قـــلـــــــم:

عبد مصطفی محمد صابر قادری

سَنَہ اشـــــاعت:

جمادی الأخرہ ١٤٤٤ھ

JANUARY 2023

صـــفحات:

59

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

مقدمہ

دور حاضر کو "دور پر فتن" کہا جاتا ہے کیونکہ اس دور میں فتنے ہی فتنے ہیں، یہ فتنے اس دور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو بے شمار فتنوں نے سر اٹھائے مگر اہل حق ہمیشہ سے غالب رہے ہیں اور رہیں گے حق اور باطل کی یہ جنگ صدیوں سے جاری ہے اور حق کی شان یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے بظاہر ہارتا ہوا نظر آئے تو بھی اصل میں فتح اسی کی ہوتی ہے، اسے نہ کوئی مٹا سکتا ہے اور نہ مٹا سکے گا ان فتنوں کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے صدیوں پہلے بتا دیا تھا اور اتنی تفصیل سے بیان فرمایا کہ "کتاب الفتن" ایک مستقل کتاب (Chapter) ہے جو کتب حدیث میں دیکھنے کو ملتا ہے، اس کے علاوہ فتنوں پر کئی کتابیں بھی لکھیں گئی ہیں جن میں قیامت تک اور بالخصوص قرب قیامت کے فتنوں کا تفصیلی بیان موجود ہے۔

انھی فتنوں میں سے ایک "گوہر شاہی" ہے جس نے کئی مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے، ان کے عقائد کا دین اسلام سے دور دور تک کا کوئی تعلق نہیں ہے، انھوں نے قرآن و سنت کی باطل تشریحات اور تاویلات بیان کی ہیں اور نئے نئے عقیدے ایجاد کیے ہیں۔ اس رسالے میں ان کے باطل عقائد کا بیان ہے۔

امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے ایسے لوگوں کا رد کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ان کی حقیقت سب پر واضح ہو، یہ کام علمائے اہل سنت بخوبی کر رہے ہیں اور انھی کا فیضان ہے کہ فقیر اپنا حصہ بھی اس میں شامل کر رہا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

عبد مصطفی

محمد صابر قادری

جمادی الآخرۃ 1444ھ بمطابق جنوری 2023 عیسوی

کسی بھی قوم، گروہ، فرقہ اور جماعت کے عقائد و نظریات کا پتا ان کی کتابوں اور بیانات سے چلتا ہے، کتابوں کو پہلا درجہ حاصل ہے کیونکہ بیانات بھی اسی پر مبنی ہوتے ہیں، بیانات بدلتے بھی رہتے ہیں پر جو کتابوں میں لکھا ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور اسی کی بنیاد پر مکالمے، مناظرے اور مباحثے ہوتے ہیں۔

فتنۂ گوہر شاہی کے نمائندے یونس گوہر نے ریاض گوہر شاہی کی کتاب "دینِ الٰہی" کے پیشِ لفظ میں خود لکھا ہے کہ

"ان کی (یعنی ریاض گوہر شاہی کی) کتابوں کے ذریعہ ان کو پہچاننے کی کوشش کریں"

(دیکھیے دینِ الٰہی، پیشِ لفظ، صفحہ 6)

یونس گوہر کی اس بات سے ہم اتفاق کرتے ہیں کہ واقعی کتابوں کے ذریعہ ہی کسی کی صحیح پہچان ہو سکتی ہے تو پھر اب ہم ان کی کتابوں کا ہی جائزہ لیتے ہیں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے سب سے پہلے ریاض الگوہر شاہی کی کتاب "دینِ الٰہی" کا جائزہ لیتے ہیں۔

کتاب "دینِ الٰہی" کا جائزہ

کتاب کے سارے ورق (Title page) پر لکھا ہے کہ

"یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کے لیے قابلِ غور اور قابلِ تحقیق ہے اور منکرینِ روحانیت کے لیے ایک چیلنج ہے"

تبصرہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب سب کے لیے لکھی گئی ہے اور اس کا موضوع "روحانیت" ہے لہٰذا اب آئیے کتاب کے اندر چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ واقعی روحانیت بیان کی گئی ہے یا کچھ اور....

قرآن کی آیت سے استدلال

کتاب کے دوسرے صفحے پر قرآن کریم کی ایک آیت لکھی ہوئی ہے جس میں "دین اللہ" یعنی اللہ کا دین اور ان کے مطابق "دین اللہ" کا لفظ آیا ہے، آیت درج ذیل ہے:

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

یہ سورۃ النصر کی دوسری آیت ہے، اس میں سے "دین اللہ" سے دین الٰہی

بتانے والوں سے ہمارا ایک سوال ہے، اگر ہو سکے تو اس کا جواب لائیں۔

ایک سوال:

سوال یہ ہے کہ قرآن و سنت میں ایمان والوں کا ذکر مختلف الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس بات سے کسی کو اختلاف نہیں ہونا چاہیے، مثال کے طور پر دیکھیے کہ کہیں فرمایا اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے اور لفظ "صابرین" آیا تو اب اگر کوئی گروہ اٹھے اور اپنے نئے نئے عقائد گڑھ کر ایک فرقہ بنا لے اور اس کا نام "صابرین" رکھ لے اور پھر کہے کہ قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے تو کیا ان کا اتنا کہنا کافی ہو گا؟ ہرگز نہیں یہ بالکل غلط استدلال ہے، اگر اسے صحیح قرار دیا جائے تو پھر ہر کوئی ایک آیت پیش کر کے اپنے آپ کو حق پہ ثابت کرے گا۔

گوہر شاہی ہر مذہب میں

کتاب کے آغاز میں گوہر شاہی کی تصویر موجود ہے اور ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ:

یہ وہ گوہر شاہی ہیں جو اللہ کے عشق کے لیے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر چکے تھے پھر کئی سالوں کے بعد اللہ کے حکم سے لوگوں کو ذکر کا جام پلانے کے لیے آئے اور پھر ہر مذہب والوں نے گوہر شاہی کو مسجدوں، مندروں، گرو دواروں اور

گرجہ گھروں میں دعوت دینا شروع کیا اور یہ وہاں روحانی خطاب کے لیے جاتے، پھر اللہ نے گوہر شاہی کا چہرہ چاند پر دکھایا پھر حجر اسود پر چہرہ ظاہر ہوا اور پوری دنیا میں شہرت ہوگئ لیکن کورے چشم مولویوں کو اور ولیوں سے بغض و حسد رکھنے والے مسلمانوں کو یہ شخص پسند نہ آیا، انکی کتابوں اور تحریروں میں خیانت کرکے ان پر واجب القتل کے فتوے لگائے...

(مزید پھر ان پر جو حملے ہوئے ان کا بیان ہے)

(دیکھیے دین الٰہی، ص 3 ملخصاً)

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ مذہب کی تمیز ان کے درمیان کوئی شے ہی نہیں، یہ کسی بھی مذہب سے کچھ بھی لے لیتے ہیں اور یوں کہہ لیں کہ یہ ایک ملا جلا (Mixture) قسم کا فتنہ ہے، ان کے عقائد کئی مذہبوں سے ماخوذ ہیں جیسا کہ گوہر شاہی کے بارے میں خود لکھا ہے کے وہ مسجد، مندر، گرو دوارا اور گرجہ خانوں میں بھی جایا کرتے تھے اور دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ شرائط کے صحیح احکام بیان کرنے والوں سے انھیں بہت چڑھ ہے اور "کورے چشم مولویوں" لکھنا اس بات کی واضح دلیل ہے۔

خضر یا وشنو مہاراج؟

اس کتاب کے دیباچے میں ریاض احمد گوہر شاہی کے چھے اقوال درج ہیں۔ دیباچہ کہتے ہیں اس تحریر کو جو کسی کتاب کے شروع میں لکھی جاتی ہے، اس میں کتاب کا تعارف، تھوڑی تفصیل اور مقصد تالیف و تصنیف وغیرہ بیان کیے جاتے ہیں، اسے پیشِ لفظ، آغاز، مقدمہ اور تمہید وغیرہ الفاظ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کتاب "دینِ الٰہی" میں دیباچے کے نیچے لکھا ہے کہ "از ریاض احمد گوہر شاہی" یعنی یہ ان کا ہی لکھا ہوا ہے اور یہ چھے اقوال انھی کے ہیں، ان اقوال میں سے ایک یہ ہے کہ:

(1) تین حصہ علم ظاہر کے اور ایک حصہ علم باطن کا ہے جو خضر علیہ السلام[1] (وشنو مہاراج) کے ذریعے عام ہوا۔

(دیکھیے دین الٰہی، صفحہ 7)

ہم نے پہلے ہی بیان کیا کہ یہ فتنہ ملا جلا قسم کا ہے، اب یہاں دیکھیں کہ

---

(1) علیہ السلام کے جگہ صرف عین کی علامت لکھی ہوئی ہے اور اس طرح لکھنا جائز نہیں ہے، اس کی تفصیل ہمارے عنقریب شائع ہونے والے رسالے "Shortcut Durood" میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، یہ رسالہ جامع الفتاوی کا ایک حصہ ہے جو کہ 200 سے زائد جلدوں پر مشتمل ہوگی"

حضرت خضر علیہ السلام لکھ کر قوسین (Bracket) میں "وشنو مہاراج" لکھا ہے (نعوذ باللہ)

اب تک تو کتاب کے دیباچہ اور تعارف وغیرہ پر ہی کلام ہوا جس کے نتیجے میں اتنی باتیں سامنے آگئیں، اب آئیے سیاہ کیے گئے مزید صفحات کا جائزہ لیں۔

پہلا حوالہ اوپر گزرا جس میں حضرت خضر علیہ السلام کو وشنو مہاراج لکھا گیا، اب مزید حوالے عدد کے ساتھ نقل کیے جائیں گے۔

(2) اللہ نے جب روحوں کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کی روحیں اللہ کے دائیں طرف (Right Side) تھی اور اس کے پیچھے حوروں کی روحیں تھی جو اللہ کا چہرہ نہ دیکھ سکی۔ (ص 8)

(3) اللہ کے پیچھے نوری مؤکلات کی روحیں تھی جو دنیا میں آکر نبیوں اور ولیوں کی امدادی ہوئی۔ (ص 8)

(4) اللہ کے بائیں جانب (Left Side) جنات کی روحیں تھی، پھر پیچھے سفلی مؤکلات پھر خبیثوں کی روحیں جو دنیا میں آکر ابلیس کی امدادی ہوئی۔ (ص 8)

2، 3 اور 4 سے اللہ کے لیے جہات (Directions) کا قول کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات جہت سے پاک ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اوپر والا کہنا جائز

نہیں (تفصیل کے لیے ہمارا رسالہ "اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا" ملاحظہ فرمائیں)

حضرت آدم یا شنکر؟

(5) آدم علیہ السلام جنھیں شنکر بھی کہتے ہیں، جنت کی مٹی سے ان کا جسم بنایا گیا۔ (ص8)

یہاں حضرت آدم علیہ السلام کو شنکر قرار دیا (نعوذ باللہ) یہ ساری باتیں کتاب "دین الٰہی" میں دیکھی جا سکتی ہیں، ہم نے اپنی طرف سے یہ باتیں نہیں لکھی ہیں۔

(6) اللہ کی محب روحیں اس دنیا میں آئی، کوئی غیر مسلم کے گھر، کوئی ہندو کے گھر، کوئی سکھوں اور کوئی عیسائیوں کے گھر میں پیدا ہو گئی اور اپنے مذہب کے ذریعے اللہ کو پانے کی کوشش کرنے لگی۔ (ص10)

تبصرہ: یہ عبارت بھی اس بات پر دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ "ملا جلا" ہے اور یہ ہر مذہب سے اوپر اٹھ کر "رہبانیت" کو اور "اللہ کی محبت" کو ایک راستہ قرار دیتے ہیں لیکن یہ وہ راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جانے والا ہے، یہ بڑے

دھوکے میں ہیں۔

(7) ذکر پانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب پورا چاند مشرق کی طرف ہو، غور سے دیکھیں، جب صورتِ گوہر شاہی نظر آ جائے تو تین دفعہ اللہ، اللہ، اللہ کہیں۔ (ص 17)

تبصرہ: یہ ذکر پانے کا نہیں بلکہ شیطان کا قرب پانے کا طریقہ ہے اللہ تعالی مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ فرمائے۔

(8) کچھ الہامی کتابوں میں لکھا ہے کہ دنیا میں 14 ہزار آدم آ چکے ہیں...... اس دنیا میں واقعی بہت سے آدم ہوئے ہیں۔ (ص 22)

تبصرہ: مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا اور مانتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں اور اللہ کے نبی ہیں، ان کا الہام شیطانی ہے جو اس طرح کی باتیں ان کے دل میں ڈالتا ہے۔

(9) جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔ (ص 27)

(10) تمام صحیفے اور آسمانی کتابیں اللہ کا دین نہیں ہیں، ان کتابوں میں نماز، روزہ اور داڑھیاں ہیں جبکہ اللہ اس کا پابند

نہیں۔(صفحہ 29)

(11)اللہ کا دین پیار اور محبت ہے۔(صفحہ 29)

(12)زندگی بھر کی تمام سنتوں اور فرضوں کا کفارہ دیدارِ الٰہی ہے۔(صفحہ 29)

تبصرہ: اسی طرح کی باتوں سے یہ لوگ اعمال کو ہلکا بتاتے ہیں اور لوگوں کو نماز، روزے سے دور کرتے ہیں، داڑھی نہ رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

(13)ولایت، نبوت کا نعم البدل ہے۔(صفحہ 29)

(14)نبیوں کی شریعت کی پابندی امت کے لیے ہوتی ہے ورنہ انھیں کسی عبادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔(ص 30)

(15)(ہر آدمی)روز ازل سے ہی نبی ہوتا ہے۔(ص 30)

تبصرہ:14 اور 15 سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عمل تو اس کے لیے ہے جس نے عشق الٰہی کو نہیں پایا ورنہ اگر پا لیتا تو وہ روز ازل سے نبی تو ہے ہی، پھر پا لینے کے بعد اس کو عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح یہ لوگ مسلمانوں کو آسانیاں دکھا کر گمراہ کرتے ہیں، یہ سب قرآن و سنت کی غلط تشریحات ہیں(ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں)

منصور حلاج سے تشبیہ

خود کو حضرت سیدنا منصور حلاج سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

یہ باتیں جو میں کر رہا ہوں، تاریخ گواہ ہے کہ جنھوں نے بھی اس علم کو کھولا، شاہ منصور کی طرح قتل کر دیا گیا اور آج گوہر شاہی بھی اس علم کی وجہ سے قتل کے دہانے پر ہے۔ (صفحہ 29)

تبصرہ: حضرت منصور حلاج کا معاملہ مختلف تھا (تفصیل کے لیے ہمارا رسالہ "منصور حلاج" ملاحظہ فرمائیں) یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے، جس طرح گوہر شاہی نے قرآن و سنت کی باطل تشریحات بیان کی ہیں، یہ کھلی گمراہی ہے۔

(16) اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن آخر میں امام مہدی اور حضرت عیسٰی کی مخالفت کر بیٹھے جن کو دنیا میں دوبارہ آنا ہے (عیسٰی کا جسم سمیت اور مہدی کا ارضی ارواح کے ذریعے آنا ہے) تو وہ بلعم باعور کی طرح دوزخی اور ابلیس کی طرح مردود ہے۔ (صفحہ 31)

(17) اگر کوئی ساری عمر کتوں جیسی زندگی بسر کرتا رہے لیکن آخر میں ان کا ساتھ اور ان سے محبت کر بیٹھے وہ وہ کتے سے

حضرت قطمیر (اصحابِ کہف کا کتا) بن کر جنت میں جائے گا۔
(صفحہ 31)

تبصرہ: 16 اور 17 بالکل صاف نظر آرہا ہے کہ ان کے ارادے کیا ہیں، کوئی ساری عمر عبادت کرے اور ان کی تصدیق نہ کرے (کیونکہ یہ اپنے آپ کو مہدی بھی کہہ رہا ہے) تو وہ جہنمی ہو جائے گا، وہ ان کے نزدیک ابلیس مردود کی طرح ہے لیکن جو کتوں جیسی زندگی گزار کر انکی تصدیق کرے تو ان کے لیے یہ جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں، ان کی یہ مکاری وہی لوگ نہیں سمجھ پائیں گے کہ جن کی عقلیں ان کا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔

(18) خواب میں یا روحانی طور پر حج کرتا ہے تو ظاہر میں بھی اس کا درجہ ملتا ہے، بلکہ ظاہر سے بھی بہت زیادہ۔

(19) روحوں کی نماز ظاہری نماز کی حیثیت رکھتی ہے، بلکہ کہیں زیادہ، اگر ظاہر میں بھی نماز پڑھتا ہے تو باطن میں بھی اس کی نماز معراج بن جاتی ہے۔

تبصرہ: 18 اور 19 میں جو باتیں لائی گئی ہیں وہ ہم نے کئی ڈھونگی باباؤں کے بارے میں سنی ہے، یہ لوگ ظاہر میں نماز، حج وغیرہ نہ کرکے باطن کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم روحانیت کے مقام پر پہنچے ہوئے ہیں، نہ جانے ایسا کون سا

روحانیت کا مقام ہے کہ جہاں پہنچ کر بندہ فرائض عبادات سے بے نیاز ہو جاتا ہے، یہ سب شیطانی خرافات ہیں اس کتاب کے سرورق کا ایک جملہ یاد آرہا ہے کہ جس میں روحانیت کا ذکر تھا اور چیلینج کیا گیا تھا، اگر آپ کے ذہن میں وہ جملہ ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ایک بار اسے پڑھیں اور پھر ہمارے اس جملے کو پڑھیں کہ "ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے" ایسی روحانیت سوائے گمراہی کے کچھ نہیں ہے، یہ لوگ کہتے ہیں ہم "پہنچ گئے ہیں" تو بیشک یہ لوگ جہنم پہنچ چکے ہیں۔

(20) مسلم کہتا ہے کہ: میں سب سے اعلیٰ ہوں، جبکہ یہودی کہتا ہے: میرا مقام مسلم سے بھی اونچا ہے اور عیسائی کہتا ہے: میں ان دونوں سے بلکہ سب مذہب والوں سے اونچا ہوں لیکن گوہر شاہی کہتا ہے کہ: سب سے بہتر اور بلند وہی ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے نہ ہو، زبان سے ذکر و صلوٰۃ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت ہے جبکہ قلبی ذکر اللہ کی محبت اور رابطہ کا وسیلہ ہے۔ (صفحہ 33)

تبصرہ: تمام مذاہب جن میں مذہب اسلام کو بھی شامل کیا گیا اور پھر ان سب سے بہتر ایک ایسی حالت کو قرار دیا گیا کہ جہاں مذہب کی کوئی تمیز ہی نہیں ہے بلکہ

یہ تک کہا گیا کہ مذہب نہ ہو تو بھی ہرج نہیں، یہ کھلی گمراہی ہے اور ایک نیا فرقہ بنانا ہے۔ یہ باتیں جاہلوں کو بھلی اور اچھی معلوم ہو سکتی ہیں لیکن اس کی حقیقت بہت گندی اور خطرناک ہے۔ ایک مثال ہمارے زمانے میں ایسے لوگوں کی بھی ہے جو خود کو صرف مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں اور باقی سب کا رد کرتے ہیں، ان کی باتیں بھی لوگوں کو اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام فرقوں اور اہل سنت سے دور ہو کر ایک نیا فرقہ بنا بیٹھے، گوہر شاہی کا معاملہ بھی یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جہاں خیر بتائی اس سے الگ ہو کر خیر کو تلاش کیا اور گمراہ ہو گیا۔

(21) عقیدے ادھر رَہ جائیں گے، اندر کی روحیں آگے جائیں گی۔ (صفحہ35)

تبصرہ: اس سے بڑی جہالت کیا ہو گی کہ بندہ خود کو عقیدے سے بھی الگ کر کے ہدایت کا دعویٰ کرے، ایک طرف یہ اپنے خلاف عقیدے رکھنے والوں کو جہنمی اور ابلیس مردود قرار دیتے ہیں اور کہیں یہ کہتے ہیں کہ عقیدے یہیں رَہ جائیں گے... ان کی باتوں میں تضاد بھی بہت پایا جاتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ باطل کی ایک پہچان یہ بھی ہے۔

اب تک ہم نے جو کچھ نقل کیا اس سے ان کے عقائد اچھی طرح معلوم ہو

چکے لیکن ابھی ہم اس پر مزید تفصیل بیان کریں گے تاکہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے اور حق قبول کرنے والوں کو راہ ملے گوہر شاہی کی اسی کتاب "دین الٰہی" میں ایک عنوان ہے "گوہر شاہی کا عقیدہ" اور اب اس کے تحت جو عقائد بیان کیے گئے ہیں، ذرا انھیں بھی ملاحظہ فرمالیں:

پہلا عقیدہ جو لکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ:

(22) سب مذاہب کے نیک لوگوں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے گا، رب انھیں دیکھے گا جو چمکتے دل والے ہوں گے، اب چاہے وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب (نعوذ باللہ)

تبصرہ: اب اتنی وضاحت کے بعد ان کی گمراہی میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا، یہ کتنی بڑی جرات ہے اور بے دینی ہے کہ کسی ایسے راستے کو نجات کا راستہ بتایا جائے کہ جہاں کوئی مذہب ہی نہ ہو بلکہ اس نے تو مزید آگے بڑھ کر یہ تک کہا کہ اگر چہ وہ بد مذہب ہو! (نعوذ باللہ) جس چمکتے دل کو اللہ کی نظر رحمت کے لیے وجہ بتایا گیا ہے کہ کیا وہ دل گندے عقائد کے بعد بھی چمکیں گے؟ کیا بتوں کی عبادت کرنے والوں کے دلوں میں بھی وہ چمک آئے گی؟ کیا حق اور باطل کی تمیز کو مٹانے کے بعد یہ چمک ملے گی؟ اگر ایسا ہے اور یقیناً ان کے نزدیک ایسا ہی ہے تو یہ انھی کے

لیے ہے، ہم ایسی گمراہی کو اپنانے پر اپنی جان دینے کو فوقیت دیں گے۔

گوہر شاہی نماز نہیں پڑھتا تھا

(26) گوہر شاہی کی ممانی (جو کے عبادت گزرا تھی) نے پوچھا کے اور سب تو ٹھیک ہے لیکن تو نماز نہیں پڑھتا ہے، گوہر شاہی نے جواب دیا کہ نماز رب تک تحفہ ہے اور میں نہیں چاہتا کے نماز کے ساتھ ساتھ بخل، تکبر، حسد، کینہ کی ملاوٹ رب کے پاس بھیجوں، کبھی بھی نماز پڑھوں گا تو صحیح نماز پڑھوں گا، تم لوگوں کی طرح نہیں کہ نماز بھی پڑھتے ہو اور غیبت، چغلی، بہتان جیسے کبیرہ گناہ بھی کرتے ہو۔ (صفحہ 41)

تبصرہ: گوہر شاہی کا نماز نہ پڑھنا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ شخص شروع سے ہی فاسق و فاجر تھا اور نماز کو ہلکا جانتا تھا۔ جب ممانی نے سوال کیا تو جواب دیا کہ نماز کے ساتھ دوسرے برے اعمال کو نہیں بھیجنا چاہتا تو اس کا مطلب صاف ہے کہ گوہر شاہی برے اعمال میں مبتلا تھا تبھی تو کہا کہ نماز صحیح سے پڑھوں گا (یعنی جب یہ سب گناہ نہ کروں) یہ تو وہی بات ہو گئی کہ پہلے سے ہی کوئی گناہوں میں مبتلا ہے، اوپر سے نماز ترک کرنے کا گناہ بھی اپنے سر لے لیا جائے، گوہر شاہی

نے بھی یہی کیا کہ پہلے سے گناہوں میں مبتلا تھا اوپر سے نماز کو بھی ترک کیا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بے شرمی کی حد دیکھیں کہ اپنی ممانی کو ان کے گناہوں کی وجہ سے طعنہ بھی دیا کہ تم لوگوں کی طرح میں نماز نہیں پڑھوں گا اور پڑھتا بھی نہیں تھا جب اچھا ہو جاؤں گا تب پڑھوں گا، یہ بڑی عجیب بات ہے کہ بندہ خود گناہوں میں مبتلا ہے اور سامنے والے کو طعنہ دے رہا ہے۔ ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ گوہر شاہی اور اس کے ماننے والے تصوف کی باتیں کثرت سے کرتے ہیں تو بتائیں کہ کیا کوئی صوفی ایسا کرتا ہے کہ کسی کے گناہوں پر اسے ملامت کرے؟

یہ سوال بھی آتا ہے کہ کیا حسد، بغض، چغلی وغیرہ تبھی قابل گرفت ہے کہ جب نماز کے ساتھ کی جائے یعنی کوئی بندہ یہ منکرات کرے اور پھر نماز بھی پڑھتا ہو تبھی یہ گناہ ہے؟ یا بے نمازی کے لیے بھی اس میں گناہ ہے؟ کوئی بھی یہی کہے گا کہ نمازی ہو یا بے نمازی سب کے لیے یہ کام گناہ والے ہیں تو پھر ان کو نماز کے ترک سے کیا تعلق؟

(23) ہندو اور سکھ دین، دین آدم اور دین نوح کی کڑی ہیں (صفحہ36)

(24) مذہب والے اور بنا مذہب والوں کے لیے اذکار بیان کیے گئے ہیں تاکہ نجات کو پایا جا سکے۔ (صفحہ37)

(25) بہت سے لوگ اپنے مذہب کے نبی اور ولیوں کا بہت احترام اور عقیدت، محبت رکھتے ہیں لیکن دوسرے مذہب کے ولیوں اور نبیوں سے بغض و عناد اور دشمنی رکھتے ہیں، ایسے لوگ بھی اللہ کی طرف سے کوئی مقام حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ جن کی برائی کرتے ہیں وہ بھی اللہ کے دوستوں میں سے ہیں۔(صفحہ 35)

تبصرہ: اس سے یہ ذہن دیا جارہا ہے کہ دوسرے تمام باطل مذہبوں میں جن کو نبی یا ولی مانا جاتا ہے ان کی بھی تعظیم کی جائے جیسا کہ گوہر شاہی نے ہندوؤں کے دیوتاؤں کی تعظیم کی ہے اور پھر کہتا ہے کہ جو برائی کرے گا وہ اللہ کی طرف سے کوئی مقام نہیں پائے گا، اصل یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے تو مقام پائے گا مگر جو مقام انھیں شیطان نے دیا ہے وہ نہیں پائے گا اور نہ اس کی طلب ہے۔

گوہر شاہی کے بچپن کے حالات:

خود اپنے بچپن کے حالات گوہر شاہی نے یوں بیان کیے ہیں کہ دس بارہ سال کی عمر سے ہی خواب میں رب سے باتیں ہوتی تھی اور بیت المعمور نظر آتا تھا لیکن مجھے اس کی حقیقت کا علم نہیں تھا، چلاکشی کے بعد جب وہی باتیں اور وہی مناظر

سامنے آئے تو حقیقت آشکار ہوئی، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرا ایک ماموں جو کہ فوج میں ملازم ہے وہ طوائفوں کے کوٹھے پر جایا کرتا تھا، گھر والوں کے منع کرنے کی وجہ سے وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتا کہ گھر والوں کو شک نہ گزرے، مجھے چائے اور بسکٹ کھانے کو دیتا اور خود اندر چلا جاتا، جب کہ مجھے طوائفوں اور کوٹھوں کی سمجھ بوجھ نہیں تھی، ماموں مجھ سے یہی کہتا کہ یہ عورتوں کا آفس ہے، کچھ دنوں بعد میرا دل اس جگہ سے اچاٹ ہو گیا تب ماموں نے کہا کہ یہ عورتیں ہیں اور اللہ نے ان کو اسی مقصد کے لیے بنایا ہے، یعنی اس نے مجھے ملوث کرنے کی کوشش کی، ماموں کی باتوں کا اتنا اثر ہوا کہ نفس کی کشمکش میں رات بھر نہ سو سکا پھر اچانک آنکھ لگ گئی، دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا گول چبوترہ ہے اور میں اس کے نیچے کھڑا ہوں اوپر سے کرخت قسم کی آواز آتی ہے "اس کو لاؤ" دیکھتا ہوں کہ ماموں کو دو آدمی پکڑ کر لا رہے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ یہ ہے، پھر آواز آتی ہے کہ اس کو گرز سے مارو تب اس کو مارتے ہیں تو وہ چیخیں مارتا روتا اور دہاڑتا ہے اور چیختے چیختے اس کی شکل سور کی طرح بن جاتی ہے پھر آواز آتی ہے کہ تو بھی اس کے ساتھ اگر شامل ہوا تو تیرا بھی یہی حال ہو گا، پھر میں توبہ توبہ کرتا ہوں اور آنکھ کھلتی ہے تو زبان پر یہی ہوتا ہے کہ "یارب میری توبہ" "یارب میری توبہ" اور کئی سال تک اس خواب کا اثر رہا۔ (صفحہ 39)

تبصرہ : اس واقعہ سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گوہر شاہی کا بچپن کس طرح گزرا ہے، ہم یہاں پر یہ ضرور کہنا چاہیں گے کہ زنا کے خیال پر گوہر شاہی کو یہ خیال آگیا جس میں اس کے ماموں کو عذاب دیا جارہا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر تو نے ایسا کیا تو تیرا بھی یہی انجام ہوگا لیکن نماز جیسی فرض عبادت چھوڑنے پر نہ کہ صرف ارادے پر اسے کوئی خواب نہیں آیا، اب اس کی پارسائی بیان کرنے والوں کو ہی شرم نہیں تو کیا کرسکتے ہیں۔

چاند سورج پر گوہر شاہی کی تصویر

اس کتاب میں ایک خاص عنوان اسی پر ہے جس میں گوہر شاہی کے چہرے کے چاند اور سورج پر نظر آنے کی وضاحت بیان کی گئی ہے، لکھا ہے کہ 1994 میں مینچیسٹر (انگلینڈ) کے کچھ لوگوں نے چاند پر گوہر شاہی کی تصویر کی نشاندہی کی پھر پاکستان اور دوسرے ممالک سے شہادتیں ملنے لگی، ویڈیو کے ذریعے چاند کی تصویریں اتاری گئی پھر بیرون ممالک اور ناسا سے چاند کی تصویریں منگوائی گئی، شروع شروع میں تصویریں مدھم تھی، لیکن گزشتہ دو سال میں اتنی واضح ہوگئی کہ دوربین یا کمپیوٹر کے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں... (آگے لکھا ہے کہ) گوہر شاہی کا ایسیائی (Asia Ka) ہونے کی وجہ سے ناسا خاموش رہا، (پھر لکھا ہے کہ) سب

نے اس کا مذاق اڑایا اور اس خبر کا اثر معتقدینِ گوہر شاہی (یعنی گوہر شاہی سے اندھی عقیدت رکھنے والوں) کے علاوہ کہیں بھی نہ دکھا۔ (صفحہ 43)

تبصرہ: ہر عاشق کو اپنی معشوقہ کا چہرہ چاند میں نظر آتا ہے، یہ سب باتیں فضول ہیں اور ان کا خود بیان ہے کہ معتقدین کے علاوہ کسی نے تصدیق نہیں کی، سب نے مذاق اڑایا۔ یہ بات ہی مذاق ہے تو بھلا تصدیق کیسے کی جا سکتی ہے۔ ناسا جیسی ریسرچ کمپنی نے جب ان کی اندھی عقیدت کا رد کیا تو انھوں نے یہ لکھ مارا کہ چونکہ گوہر شاہی ایسیا کا رہنے والا تھا اس لیے انھوں نے خاموشی اختیار کی، اب اسے مذاق نہ کہیں تو اور کیا کہیں کہ ناسا نے ایسیا کے کئی لوگوں اور ان کی ریسرچ کے بارے میں جو اعترافات کیے ہیں وہ کثرت سے دیکھے جا سکتے ہیں پھر ان کے مطابق دیکھا جائے تو ناسا کو ان کے گوہر شاہی سے ہی ذاتی دشمنی تھی۔ گوہر شاہی کا طبقہ جہالت کے مرض میں اس قدر مبتلا ہے کہ دینی اور دنیاوی علوم سے واقفیت رکھنے والوں پر ان کی حقیقت آشکار ہونے میں دیر نہیں لگے گی، باقی جو اندھی عقیدت میں مبتلا ہیں وہ جب تک اپنی آنکھوں کو چشمۂ حق پر آکر صاف نہیں کرتے تب تک کچھ نظر نہیں آئے گا سوائے گوہر شاہی کے۔

ایک بات یہ بھی ذہن نشیں کر لینا چاہیے کہ جب علمی اور تحقیقی گفتگو کرنے کی صلاحیت اور حالت نہ ہو تبھی اس طرح کی خرافات کا سہارا لیا جاتا ہے، گوہر شاہی

کے ماننے والوں کے پاس یہی دلائل ہیں کہ جس سے بھولے بھالے لوگوں کو تو بے وقوف بنا سکتے ہیں لیکن اہل علم کے سامنے ان کی ایک نہیں چلتی۔

ناسا کی لی گئی تصویریں

اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ چاند پر گوہر شاہی کا چہرہ نظر آتا ہے لیکن دلائل ایسے بچکانہ دیے ہیں کہ دیکھ کر ہنسی آنا لازمی ہے۔ چاند کی اونچی نیچی سطح اور رنگ کے فرق کی وجہ سے بغور دیکھنے پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی کا چہرہ ہے لیکن اصلاً ایسا کچھ بھی نہیں ہے، تحقیق یہی ہے لیکن گوہر شاہی کے ماننے والوں کو تحقیق سے مطلب ہی کہاں ہے۔ ہم نے ناسا کی تصویروں کے علاوہ اور کئی تصویروں کو بغور دیکھا جو انھوں نے کتاب میں شامل کی ہیں، کسی میں بھی واضح کوئی ثبوت نہیں ملتا، میں کہتا ہوں کہ میں خود ایک گرافک ڈیزائنر ہوں اور جو کچھ اس میں دکھایا گیا ہے اس طرح کسی کا بھی چہرہ چاند میں دکھایا جا سکتا ہے، اس طرح کے کمزور دلائل سے حقانیت کا ثبوت پیش کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ ان کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہے، ان کے نظریات کی بنیاد بالکل کمزور ہے۔

حجر اسود اور مندر میں تصویر

چاند اور سورج پر ہی ان کی خرافات ختم نہیں ہوئی بلکہ آگے یہ تک ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حجر اسود میں بھی گوہر شاہی کا چہرہ نظر آیا ہے اس کے بعد شِو کے مندروں میں پتھر (Shivling) پر گوہر شاہی کا چہرہ نظر آیا ایک جگہ گوہر شاہی کے ہاتھوں کی تصویر لگا کر اس کے ہاتھوں کی ابھری ہوئی نسوں کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اسم محمد ﷺ ہے اور انگلیوں کے مڑنے کی جگہ جو چمڑا جمع ہو جاتا ہے اس پر نشان لگا کر لکھا ہے کہ یہ اسم اللہ ہے (ان کی نظروں کو دلائل تو نظر نہیں آتے مگر گوہر شاہی کی تصویر کہیں بھی نظر آجاتی ہے)

(27) گوہر شاہی کی حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ (صفحہ 68)

(28) تمام انسانوں کی ارضی ارواح اس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ (صفحہ 69)

(29) حضور ﷺ کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کے لیے روکا ہوا تھا، جس طرح آپ ﷺ کے جسم کے کسی بھی حصے یعنی ہاتھ پاؤں کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضور کی سماوی روح کے کسی علاحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند

اور آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں۔

تبصرہ: یہاں اس نے کس نظریہ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی ہے، یہ اہل علم بہتر سمجھ سکتے ہیں، اس کی مثالیں پہلے بھی بیان ہو چکی۔

مہدی یعنی چاند والا

(30) ایک اہم نقطہ:

مہدی کا مطلب: ہدایت والا

مہدی کا مطلب: چاند والا

(صفحہ 67)

تبصرہ: اب آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ گزشتہ صفحات میں گوہر شاہی کے چہرے کو چاند پر دکھانے کے لیے تابڑ توڑ محنت کیوں کی گئی۔ پہلے چاند پہ چہرہ بتا کر مہدی کا مطلب چاند والا لکھ دیا، یہ گھما پھرا کر باتیں کرتے ہیں کیونکہ صراحت کے ساتھ دعویٰ شروع میں انھیں وہ فائدہ نہ دے گا جو اس طرح کی منافقت سے ملتا ہے۔

عورتوں سے ملاقات

اس کتاب میں گوہر شاہی کے بیرونی ممالک میں کیے گئے بیانات کی تصویریں

بھی ہیں کہ جن میں بے پردہ عورتوں کو سامنے بٹھا رکھا ہے، اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ان کی پارسائی اور تصوف کے دعوے کی حقیقت کیا ہے۔

(31) اگر آپ کسی مذہب میں ہیں لیکن اللہ کی محبت سے محروم ہیں، ان سے بہتر وہ ہیں جو کسی مذہب میں نہیں لیکن اللہ کی محبت رکھتے ہیں۔(صفحہ 78)

تبصرہ: جب بندہ بد مذہب ہو یا کسی مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو تو اللہ کی محبت کیسے پا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے نبیوں کو لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے اور کتابیں عطا کی جس میں ایک دین، دینِ اسلام پر قائم رہنے کا حکم فرمایا اور اس سے خروج کرنے والوں کے لیے سخت وعیدات وارد ہوئی پھر ان سب سے ہٹ کر یہ کون سا مقام ہے جہاں اللہ کی محبت مل سکتی ہے؟ اصل میں یہ شیطان کی پیروی ہے جس پر عشقِ الٰہی کا نام چسپاں کر دیا گیا ہے۔

(32) رب کا کوئی بھی نام خواہ کسی بھی زبان میں ہو وہ قابل تعظیم ہے۔(صفحہ 78)

(33) ہر انسان کے دو مذہب ہوتے ہیں، ایک جسم کا مذہب جو مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے، دوسرا ارواح کا مذہب جو کہ روز ازل میں تھا یعنی اللہ سے محبت، اسی کے ذریعے انسان کا

مرتبہ بلند ہو سکتا ہے۔(صفحہ 78)

(34) سب مذاہب سے بالا تر رب کا عشق ہے اور سب عبادت سے بالاتر رب کا دیدار ہے۔(صفحہ 78)

کتاب دین الٰہی کا خلاصہ

اس کتاب سے کم و بیش 34 حوالہ جات ہم نے پیش کیے اور ضمناً بھی کئی باتیں آئیں جن سے گوہر شاہی کے کفریہ عقائد و نظریات خوب واضح ہیں، اب ہم اس کتاب کا ایک خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

اس کتاب کا موضوع روحانیت بتایا گیا ہے اور یہاں ایک ایسی روحانیت کی دعوت دی جارہی ہے جہاں مذہب کوئی شے ہی نہیں اور اس کے اختیار کرنے نہ کرنے کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اس مذہب کو صرف جسم کا مذہب قرار دیا گیا ہے اور ارواح کو اس سے الگ بتایا گیا ہے پھر یہ کہ روز ازل سے ان کی ایک کیفیت خاص کی گئی ہے جو کہ قرآن و سنت سے ٹکرانے والی بات ہے۔عشقِ الٰہی کے نام پر اس بات کی طرف بلایا گیا ہے کہ عقائد و اعمال کو ایک طرف رکھ کر صرف عشق اور ذکر ہی کو نجات کا ذریعہ بنایا جائے جو کہ کھلی ہوئی گمراہی اور اسلام، اہل اسلام اور اسلام کی تاریخ کو جھٹلانے کے برابر ہے۔

ہر مذہب سے الگ کر کے انھوں نے اپنے مذہب کا تعارف یوں کروایا ہے کہ ہدایت بس ان کے پاس ہے اور یہی اللہ تک پہنچا سکتے ہیں، باقی سب جہنمی اور ابلیس کی طرح مردود ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسوں کی حقیقت کو خوب اچھی طرح جان لیں اور ان سے اپنے ایمان کو بچائیں، یہ لوگ کھلے دشمن ہیں۔

اب ہم اس کی مزید کتابوں کا جائزہ لیں گے تاکہ حق کی اشاعت ہو اور باطل کی حقیقت ظاہر پر ظاہر ہو۔

رسالہ "روشناس" کا جائزہ

یہ رسالہ 18 صفحات پر مشتمل ہے، اس کے آغاز میں ہی یہ لکھا گیا ہے کہ آج کل روحانیت کہیں دیکھنے کو نہیں ملتی، علما و مشائخ بھی اس سے خالی نظر آتے ہیں، پھر اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا ذکر کرکے ایک حدیث ذکر کی ہے کہ "سب سے افضل اللہ کا ذکر" اور ایک حدیث یہ بھی کہ "جو شخص فرائضِ دائمی ادا نہیں کرتا تو اللہ اس کے فرضِ وقتی کو بھی قبول نہیں کرتا" اور ان احادیث سے یہ ذہنیت دینے کی کوشش کی ہے کہ سب سے پہلا اور دائمی فرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عشق کیا جائے اور اس کا ذکر کیا جائے تبھی وقتی فرائض (نماز، روزہ وغیرہ) قبول کیے جائیں گے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ان جاہلوں کو شیطان نے بڑے دھوکے میں ڈال رکھا ہے کہ اعمال اور عقائد سے دوری انھیں عشقِ الٰہی کی راہ پر لے جائے گی جب کہ ہدایت کا طریقہ عقائد و اعمال کے ساتھ ہے۔

رسالہ کے دوسرے ہی صفحہ پر ایک اور حدیث لکھی ہے کہ "اللہ تعالی نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو لیکن دیکھتا ہے تو تمہارے قلوب اور تمہاری نیت کو" (دیکھیے روشناس، صفحہ 2)

اس طرح کی روایتیں اولاً تو بنا کسی حوالے کے ہیں اور ثانیاً ایک طرفہ بیان کرنے کا مقصد صاف ظاہر ہے کہ عقائد اور اعمال کو ہلکا بتانا چاہتے ہیں۔

(35) 72 فرقہ اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں۔ (صفحہ 3)

(36) ایک عام مسلمان ذاکر کی زکوٰۃ 5000 روزانہ ہے (یعنی اسم اللہ کا ذکر)، امام مسجد کی زکوٰۃ 25000 ہزار ہے تب اس کو مقتدیوں پر فضیلت ہے، غوث و قطب کا درجہ حاصل کرنے کے لیے 72000 کی زکوٰۃ ہے تب اس کو اماموں پر فضیلت ہے، اور (فقیر گوہر شاہی) کی زکوٰۃ 125000 ہے تب اسے غوث و قطب پر فضیلت ہے۔ (صفحہ 4)

(37) ایک دن اللہ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں۔ (صفحہ 9)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ حال ہی میں ترکی کے ایک شخص کے دل کا آپریشن ہوا، دل کے اوپر اللہ لکھا ہوا تھا اور اس کی خبر اخباروں میں شائع ہوئی... (صفحہ 12)

تبصرہ: ان کے باطل مذہب میں بس یہی سب ہے کہ کہاں کہاں اسم ذات ظاہر ہو رہا ہے۔ کچھ لوگوں کو قربانی کے جانور کے بالوں میں اسم ذات نظر آتا ہے،

کچھ کو سبزیوں میں اور کچھ کو پھلوں میں تو کیا گوہر شاہی کی طرح اب انھیں بھی پیشوا بنا کر نئے نئے عقائد ایجاد کر لینے چاہییں؟ یہ سب جہالت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(37) اس دنیا میں امتی کی پہچان نام، عمل، شکل اور کلمۂ طیبہ سے ہے لیکن وہاں پہچان چمک دمک سے ہے۔ (صفحہ 13)

(38) نمازِ صورت کا تعلق زبان سے ہے، 72 فرقہ والے یہی نماز پڑھتے ہیں۔ (صفحہ 16)

(39) ایسی نماز اگر پورے دن میں دو رکعت بھی میسر آ جائے تو پھر بھی بخشش کی امید ہے۔ (صفحہ 17)

(40) نمازِ صورت دن رات پڑھتا رہے تب بھی رب سے دور ہی ہے۔ (صفحہ 17)

اب ہم ان کی ایک اور کتاب تحفۃ المجالس کا جائزہ لیں گے۔

تحفۃ المجالس کا جائزہ

یہ کتاب ریاض گوہر شاہی کے خطبات، بیانات اور گفتگو کا مجموعہ ہے، یہ 42 صفحات پر مشتمل ہے، ناشر نے لکھا ہے کہ یہ پہلے چار حصوں میں تھی پھر یکجا کر کے ایک بنا دی گئی، اب پتا نہیں وہ چاروں حصے کتنے صفحات پر مشتمل تھے جب کہ یہ

مکمل 42 صفحات ہیں۔ اس کتاب کا پہلا عنوان ہے "درود شریف اور ذکر قلبی" جس کے تحت لکھا ہے کہ:

(41) ابتدا میں دل سے درود نہیں پڑھا جا سکتا (اللہ اللہ پڑھا جائے) (صفحہ 3)

(42) ہمارے علما نماز پر بہت زور دیتے ہیں لیکن نماز سے زیادہ سخت حکم جو ہے وہ ذکر ہے۔ (صفحہ 8)

تبصرہ: کیا دلائل سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ نماز سے زیادہ سخت حکم ذکر کا ہے؟ نماز فرض ہے اور اس کا ترک حرام ہے جب کہ ذکر فرض یا واجب نہیں اور پھر نماز کے اندر ذکر خدا شامل نہیں؟ پھر یہ کون سا ذکر ہے جو نماز سے سخت حکم رکھتا ہے اور اس کی تشریح کہاں مذکور ہے؟

(43) نماز پڑھنے والوں کی انتہا مسجد اور جماعت ہے۔ (صفحہ 12)

(44) پہلے اعمال ہیں، پھر اس کے بعد ایمان ہے اور اعمال وہی ہے جو دل کے ساتھ ہو۔ (صفحہ 15)

(45) یہ اعتراض سن کر منکر نکیر کے چھکے چھوٹ گئے۔ (صفحہ 24)

اب ہم اس کی کتاب منارہ نور کا جائزہ لیں گے۔

کتاب منارہ نور کا جائزہ

یہ کتاب 48 صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کے پہلے صفحے پر لکھا ہے کہ یہ کتاب مریدوں، طالب علموں کے لیے اجالا اور پیروں فقیروں کے لیے کسوٹی ہے، اب آئیے دیکھتے ہیں کہ اس میں کتنی خرافات موجود ہیں۔

اس کتاب کے شروع سے ہی ذکر کا ذکر کیا گیا ہے اور اب تک جو کچھ ہم نے جانا اس سے واضح ہے کہ یہ لوگ ذکر پر بہت زور دیتے ہیں حتی کہ نماز سے بھی زیادہ سخت حکم ذکر کا بتاتے ہیں۔

یہ پوری کتاب اس طرز پر لکھی گئی ہے کہ فقط اسے پڑھا جائے تو ان کے عقائد کو سمجھنا مشکل ہوگا۔ جگہ جگہ احادیث کے حوالے اور صوفیاے کرام کے اقوال کا سہارا لے کر ذکر کی فضیلت پر کلام کیا گیا ہے پھر آخر میں ایک باب سوال جواب کا ہے جس میں دیوبندی وہابی کا رد بھی موجود ہے۔ ایک سوال میں امام اہل سنت، اعلی حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے، سوال عورتوں کے مزار پہ جانے کے تعلق سے ہے جس میں کسی نے پوچھا ہے کہ کیا عورتیں مزار پر جا سکتی ہیں؟ اعلی حضرت اس سے منع کرتے ہیں جواب میں انھوں نے اعلی حضرت

کی تائید کی ہے کہ دورِ حاضر کے جو حالات ہیں اس کے مطابق جانا منع ہو گا۔

یہ ان کی بڑی عجیب پالیسی ہے کہ کہیں کچھ تو کہیں کچھ کہتے ہیں، اتنا زیادہ تضاد اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کو خود شعور نہیں کہ یہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

رسالہ "اسرار حقیقت" کا جائزہ

یہ رسالہ 27 صفحات پر مشتمل ہے، دوسری کتابوں اور رسالے کی طرح اس میں بھی ذکر کا ہی ذکر ہے، رسالے کے سرورق پر یہ حدیث لکھی ہے کہ دلوں کی شفا اللہ کے ذکر میں ہے، رسالے کے آغاز میں ولی کے متعلق لکھا ہے کہ:

"ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہو، اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے"

کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ پیمانہ انھوں نے کہاں سے اخذ کر لیا؟ ان لوگوں کے اپنے خود ساختہ اصول ہیں جو کہ قابلِ اعتبار نہیں۔

اس پورے رسالے میں ذکر کی اقسام اور طریقوں پر کلام کیا گیا ہے، اس کا اکثر مواد "مینارہ نور" میں بھی دیکھنے کو ملا، اس سے الگ کر کے یہ ایک الگ رسالہ بنایا گیا ہے یا اسے اس میں شامل کیا گیا ہے لہٰذا اب ہم ایک اور رسالے "نمازِ حقیقت" کی طرف آتے ہیں۔

رسالہ "نمازِ حقیقت" کا جائزہ

یہ 10 صفحہ کا رسالہ ہے جس کا پورا نام نمازِ حقیقت اور اقسامِ بیعت ہے، اس میں جو مواد ہے وہ بھی گزشتہ کتابوں سے ہی ماخوذ ہے کہ جن پر کلام ہو چکا۔

نمازِ حقیقت اور نمازِ صورت کا فرق کر کے یہ لکھا گیا ہے کہ نمازِ صورت 72 فرقے والے پڑھتے ہیں اور یہ جس نماز کی دعوت دیتے ہیں وہ نمازِ حقیقت ہے اور حقیقت۔

گزشتہ کتابوں پر کلام ہی اس کے لیے بھی کافی ہے لہٰذا اب ہم ایک اور رسولے "روحانی سفر" کی طرف بڑھتے ہیں۔

رسالہ "روحانی سفر" کا جائزہ

گوہر شاہی کے بارے میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر چلا لگانے جنگلوں میں چلا گیا تھا، اس رسالے میں وہ واقعات درج ہیں جو اس "شیطانی سفر" میں پیش آئے ہم طوالت سے بچنے کے لیے وہ مستانی، اس کے بھانگ اور ناچنے اور سینے پہ ہاتھ رکھنے والے واقعات نقل نہیں کریں گے، جسے پڑھنا ہو تو وہ اس رسالے میں دیکھ سکتا ہے۔

ایک جگہ لکھا ہے کہ لطیفہ باد میں رہتے ہوئے تین سال ہو گئے، ایک دفعہ بیوی نے کچھ زیادہ ہی ستایا اور میں نے جنگل کی راہ لی، لال باغ پہنچا تو دیکھا کہ باہر بہت بڑی دیوار بن گئی ہے، سامنے بڑا گیٹ ہے جس میں تالا لگا ہوا ہے، میں کوشش کے باوجود باغ میں داخل نہ ہو سکا واپس ہوا اور سڑک والے ہوٹل کے ملازمین سے پوچھا کہ یہ دیوار کب بنی ہے؟ انھوں نے کہا کہ کوئی دیوار وغیرہ نہیں ہے، ایک نے کہا کہ میں ابھی ابھی باغ سے ہو کر آیا ہوں، میں سمجھ گیا داخلے کی اجازت نہیں ہے، ہوٹل والے واقف تھے انھوں نے ہوٹل میں ہی بستر لگا دیا اور میں سو گیا، خواب میں دیکھا ہر قسم کے کھانے اور ہر قسم کے پھل ایک جگہ ڈھیر لگے ہوئے ہیں، کوئی صدا دے رہا ہے کہ تیرا جنگل کا چلا شہر داری میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہ نعمتیں تیرے نصیبے میں لکھی جا چکی ہیں، اب تیرا عروج عبادت سے نہیں بلکہ خدمتِ خلق سے ہے، اب دنیا میں رہ کر اسمِ ذات کو پھیلانا ہے، بیوی سے گزر کر کہ یہ بھی صبر کا اعلیٰ مقام ہے، اگر تاب نہیں تو بیشک طلاق دے، اس دن کے بعد میری بیوی کے مزاج میں تبدیلی ہو گئی اور اس قسم کے پھل اور کھانے لوگ پکا پکا کر کھلانے میں مصروف ہو گئے اور آج تک یہی سلسلہ جاری ہے۔ (دیکھیے روحانی سفر، صفحہ 17)

مذکورہ واقعہ میں ایک خواب کا ذکر ہے جس میں شیطان کی طرف سے پیغام

ملا کہ اب عبادت کے ذریعے عروج نہیں ملے گا بلکہ خدمتِ خلق سے ملے گا اور تمھیں اسم ذات کا پرچار کرنا ہے، شیطان کا یہ مشن لے کر گوہر شاہی پھر واپس آیا اور عبادت تو ویسے بھی نہیں کرتا تھا، اور اوپر سے اس طرح کے خوابوں میں یہی ترغیب بھی دی جاتی تھی، پھر اس نے ہر کسی کو شیطانی مشن میں داخل کرنے کا کام شروع کر دیا اور اس کے چیلے آج بھی اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

اس کتاب میں اپنے کارناموں پر پردہ ڈالنے کے لیے اولیاے کرام کا سہارا لیا اور ان کے بارے میں لکھا کہ بہت سے اولیا بھی مرتبہ پانے کے بعد خلافِ شرع کاموں کے شکار ہوئے جیسے ایک ولی نماز نہیں پڑھتے تھے، داڑھی نہیں رکھتے تھے، ان کی وفات کے بعد مولویوں نے برا بھلا کہا، اسی طرح ایک ولی ننگے بیٹھے رہتے، نسوار کا نشہ کرتے رہتے اور نماز بھی نہیں پڑھتے لیکن جو کلام منہ سے نکالتے پورا ہو جاتا، ایک ولی عورتوں جیسے لباس پہنتے اور چوڑی پہنتے، عورتوں جیسے سنگار کرتے تھے... (صفحہ 19)

کہاں وہ اولیاے کرام اور ان کے خاص معاملات کہ جنھیں شطحیات سے تعبیر کیا جاتا ہے، یہ ایک علمی مسئلہ ہے جس کی تفصیل علماے اہل سنت نے بیان کی ہے (مختصر طور پر پڑھنے کے لیے ہمارے رسالے "لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟" کا مطالعہ کریں) اور کہاں یہ جاہل گوہر شاہی جس نے عام حالت میں ان کا

سہارا لے کر اپنے باطل عقائد و نظریات کو حق ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اس کتاب میں ایک عنوان ہے "روحانی سفر کے معترضین کے سوالوں کے جوابات" اور اس کے تحت جواب دیتے ہوئے دوہری پالیسی اپنائی گئی ہے جو اہل علم پر خوب ظاہر ہے اب ان کے باطل نظریات کی ترجمانی کرنے والے خوابوں کی گرفت کی گئی تو لکھتے ہیں کہ یہ خواب، مکشفات اور الہامات ہیں، اگر یہ غیر اخلاقی بھی ہو تو وہ شریعت کی زد میں نہیں آتے۔ (صفحہ 20)

میں کہتا ہوں کہ خواب اور الہامات کے احکام الگ ہیں لیکن انھیں علی الاعلان بیان کرنا ایک الگ بات ہے جس کی وجہ سے کفر بھی لازم آسکتا ہے اور انھیں اتنی بھی سمجھ نہیں کہ الہام دین میں حجت نہیں ہے۔

مستانی اور بھانگ پی کے ناچنے کے واقعات پر اعتراض کے جواب میں لکھا ہے کہ: بیشک آغاز میں اتفاقاً اور ناسمجھی میں شریعت کے خلاف کئی غلطیاں سرزد ہوئی، وہ صرف اتفاق ہی تھا نہ کہ ہمارا معمول اور عقیدہ ہے، جب اللہ تعالیٰ نے کچھ توفیق اور سمجھ دی تھی ہم نے رو رو کر اللہ سے فریاد کی تھی، توبہ کی تھی، اور بخشش کی دعائیں مانگی تھی۔ (روحانی سفر، صفحہ 20)

میں کہتا ہوں کہ اس طرح ان واقعات کو بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اور اچھا بھی ہوا کہ اپنی کرتوتیں بیان کر دی تاکہ اہل حق ان کی حقیقت ان کی زبانی

لوگوں کو بتا سکیں، یہ کہتے ہیں کہ توبہ کر لی لیکن یہ جھوٹ ہے کیونکہ پوری عمران کا یہی معمول رہا ہے اور آج بھی ان کے چیلے خلافِ شرع کاموں کی ترغیب دلاتے ہیں۔

رسالہ "روزے کا مقصد" کا جائزہ

یہ ایک 5 صفحہ کا رسالہ ہے، اس میں بھی ظاہر باطن اور صورت حقیقت وغیرہ کی بحث لا کر اپنا نظریہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(46) ان فرض روزے سے انسان کا نفس صرف سدھر سکتا ہے، پاک نہیں ہو سکتا۔ (صفحہ 3)

تبصرہ: فرض کی ادائیگی سب سے پہلے آتی ہے، اگر ان میں کمی ہو تو کسی ذکر اور نفلی عبادت سے پوری نہیں کی جا سکتی لیکن یہ لوگ ہر فرض کے مقابلے میں ذکر کو لاتے ہیں جو کہ کسی طرح درست نہیں ہے۔

(47) حدیث: بندہ نوافل کے ذریعے مجھ سے قریب ہو جاتا ہے پھر میں اس کی زبان بن جاتا ہوں... (صفحہ 3)

تبصرہ: یہ مکمل حدیث نہیں ہے، اس سے پہلے بھی اس حدیث کو آدھی بتا کر خیانت کی گئی ہے، اس حدیث میں پہلے فرائض کا ذکر ہے اس کے بعد نوافل کا

لہٰذا صرف نوافل کو قربِ الٰہی کا ذریعہ بتانا باطل ہے۔

کتاب "تریاقِ قلب" کا جائزہ

یہ آخری کتاب ہے جس کا جائزہ لیا جائے گا اور پھر اختتام کی طرف رُخ کیا جائے گا۔ یہ 51 صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب کے سر ورق پر لکھا ہے کہ "تصوف پر مبنی منظومات" اور پیش لفظ میں لکھا ہے کہ حضرت ریاض گوہر شاہی نے یہ اس وقت لکھی ہیں جب وہ سندھ کی پہاڑیوں میں دنیا سے دور چلے گئے تھے (پھر لکھا ہے کہ) "اگر یہ کہا جائے کہ حضرت کا یہ کلام الہامی ہے تو بے جا نہ ہو گا" اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں ایسا کیا خاص ہے۔

(48) ایک شعر اس میں یوں ہے:

یوں تو اللہُ ہے جا بجا مگر ایک نقطے میں بات ہوتی ہے
مل جائے گر یہ نقطہ تو نور کی برسات ہوتی ہے
اس نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے

(49) ایک شعر یوں ہے:

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰ

میں کل بیمار تھا، تو دیکھنے تک نہ آیا
(صفحہ34)

(50) یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسے بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

گوہر شاہی کے رد پر کتابیں

(1) گوہر شاہی کی گوہر افسانیاں

یہ کتاب 369 صفحات پر مشتمل ہے، اسے ابن لعل دین نے لکھا ہے اور یہ لاہور، پاکستان سے فروری 2001 میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں گوہر شاہی کا تعارف، گوہر شاہی کی عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں، ان کے کفریہ عقائد، خود ساختہ ذکر، گوہر شاہی کی گستاخیاں اور افسانوی حکایتوں، مریدانِ گوہر شاہی کی حقیقت، علم باطن کی روایت کی اصل، سنیوں کے لبادے میں دھوکہ، مہدی ہونے کے دعوے کی حقیقت، چاند پر جانے کا جھوٹ، امریکہ اور یورپ کی پشت پناہی، منصب نبوت پر ڈاکا اور مذہب عشق وغیرہ کا بیان ہے۔

(2) چار فتنے

یہ کتاب علامہ مولانا محمد طفیل رضوی صاحب کی ہے، یہ 331 صفحات پر

مشتمل ہے، اس میں چار فتنوں کا ایک ساتھ رد کیا گیا ہے جن میں ریاض احمد گوہر شاہی، شیخ محمد امین ادریسی، ڈاکٹر طاہر القادری اور جاوید احمد غامدی شامل ہے۔

(3) دورِ جدید کا مسیلمہ کذاب "گوہر شاہی"

یہ سید احمد جلال پوری کی تالیف ہے، یہ کتاب 241 صفحات پر مشتمل ہے، یہ کراچی (پاکستان) سے اکتوبر 2000 میں شائع ہوئی ہے۔

نوٹ: خیال رہے کہ یہ کتاب لکھنے والا سنی نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق دیوبندی مکتبہ فکر سے ہے، یہاں فقط اس لیے اس کا ذکر کیا گیا کیونکہ گوہر شاہی کے رد پر کتب کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔

(4) فتنۂ گوہریہ

یہ کتاب ابو حمزہ رضوی نے ترتیب دی ہے، یہ 94 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی اشاعت کراچی (پاکستان) سے نومبر 1994 میں ہوئی ہے۔ اس کتاب میں گوہر شاہی کی کتابوں سے اس کے عقائد اور پھر اس پر 26 مفتیان کرام کے فتوے کو نقل کیا گیا ہے جنھوں نے متفقہ طور پر اس کی گمراہی بیان کی ہے۔

(5) گوہر شاہی کے عقائد و نظریات

یہ مولانا محمد طفیل رضوی کی تالیف ہے، یہ 88 صفحات پر مشتمل ہے اور کراچی

(پاکستان) سے اپریل 2012 میں شائع ہوئی ہے۔

خلاصہ اور خاتمہ

جو دلائل ہم نے پیش کیے انھیں دیکھنے کے بعد گوہر شاہی کے گمراہ ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا، اور علماے اہل سنت نے اعلان فرما دیا ہے کہ اس کے عقائد حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں اور اب بھی اگر کوئی ان کی پیروی کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ کرنا چاہتا ہے تو وہ بہت خسارے میں ہے۔

حق واضح ہے اور باطل بھی واضح ہے، جو لوگ نفس کے دھوکے میں آکر ان کی بتائی ہوئی آسانیوں کو آج نجات کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں وہ جان لیں کہ کل آپ کے گلے میں آگ کا طوق پہنایا جانے والا ہے اور اس وقت توبہ و رجوع کسی کام نہ آئے گا۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہدایت پر رکھے، عوام اہل سنت کو اس کے مکر و فریب سے بچائے اور ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

عبد مصطفی

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفر نامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

بنت حوا(ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ(منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت(جلد1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر

معارف اعلیٰ حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مراد آبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری

دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
(میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی

چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازؔش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS r

PS graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate



فتنۂ گوہر شاہی

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)